بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشارات

عالمِ انسانیت کے دروبست میں جب بھی ردّ و بدل ہوتا ہے اور تاریخ کے آسمان پر ستاروں کی گردش جب بھی تیز ہوتی ہے، صرف فرماں روائے کائنات کا تقدیر ساز ہاتھ ہی ایام کے چرخے کو گھما رہا ہوتا ہے اور وہی تختۂ زمان و مکان کے مختلف خانوں میں اپنے ہاتھ سے رکھے ہوئے مہروں کو آگے اور پیچھے حرکت دیتا رہتا ہے۔ بلاشبہ وہ انسانی اعمال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اُن کے نتائج پیدا کرتا ہے، مگر چاہے تو وہ ساری انسانی مساعی سے بے نیاز ہو کر بھی فیصلے کر سکتا ہے تاہم وہ اپنی ہی مقرر کردہ سنّت کے تحت حکمت، عدل اور رحمت سے کام لے کر کبھی بادشاہ اور وزیر کہلانے والے عالی شان مہروں کو، بظاہر نگاہِ حقارت سے دیکھے جانے والے پیادوں سے پٹوا دیتا ہے۔ اور کبھی شر و فساد کی بڑی بڑی ڈراؤنی قوتوں کی جبر کیشیوں اور سازشوں کی زد سے چھوٹی چھوٹی قوموں کو بچا نکالتا ہے اور اُن سے وہ کام لیتا ہے کہ عظیم قوتیں ہونٹ کاٹتی رہ جاتی ہیں۔

ایسے ہی کرشمہ ہائے خداوندی کا مشاہدہ ہم مسلمان اپنے ایمان کی آنکھوں سے کر رہے ہیں۔ پاکستان بننے، قراردادِ مقاصد پاس ہونے، شروع سے آج تک ہر دستور میں اس ریاست کا نام شدید مخالفتوں کے باوجود اسلامی جمہوریۂ پاکستان قرار پانے، ۱۹۷۳ء کے دستور میں ضروریاتِ اسلام کے اہم تقاضوں کے محفوظ ہو جانے، قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے، ہفت سالہ دورِ فسطائیت کے خاتمے اور اسلامی مشاورتی کونسل کے قیام اور اس کے ذریعے قوانینِ اسلامی کی تدوین ہونے اور آخر میں اعلامیۂ ربیع الاوّل کے مطابق نظامِ اسلامی کی راہ پر بھرپور اقدام کا آغاز ہو جانے

کے تمام واقعات نے اس ملحدانہ فکری اور تہذیبی محاذ کو بُری طرح زک دی ہے جو ہمارے اردگرد دو تین صدیوں سے قائم چلا آرہا تھا۔

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ o

ملک کے اندر لادینیت پسند، اباحیت کیش، اشتراکیت پرستوں اور بندگانِ مفاد کے لیے اور ملک سے باہر تمام اسلام دشمن قوتوں کے لیے یہ صورتِ واقعہ کس درجہ ناگوار ہے کہ ایک چھوٹا سا ملک اپنی بے حساب مشکلات کے باوجود اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے پر چل کھڑا ہوا ہے۔

اس کے لیے خود اللہ ہی نے احوال کا نقشہ ہمارے حق میں سازگار کیا ہے۔ اس نے مارشل لا کے پیرائے میں ایک ایسے شخص کو ایسے ساتھیوں کے ساتھ اُٹھا کھڑا کیا کہ اُس نے جرأت سے اکثریت کی بیتاب تمناؤں کے مطابق اُس مبارک کام کا کُھل کر بیڑا اُٹھایا جسے نہ کوئی وزارت اس سے پہلے کر سکی تھی، نہ کوئی آمریت۔ اُس کی پکار پر اسلامی کونسل کے اندر تمام مکاتبِ فکر کے مفکرین و علماء کو شریعت کے معاملات پر سوچ بچار کرنے اور اجتہاد کی راہیں نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جمع کر دیا۔

ہماری دفاعی اور اقتصادی مشکلات پہلے ہی کم نہ تھیں، امریکہ کی طرف سے بندشِ امداد کے اعلان نے حالات کو اور بھی دشوار بنا دیا، مگر ادھر یہ ہوا کہ پوری قوم میں اس واقعہ سے ایک ایسا جذبہ اُبھر آیا کہ انھوں نے آمدنیوں میں کمی اور مہنگائی کے باوجود امریکہ کی گرفت سے آزاد ہو جانے کو مبارک سمجھا۔ دوسری طرف جہاں تک ایٹمی توانائی کا تعلق ہے اس کے حصول اور استعمال کے لیے خداوندِ ذی جبروت نئی راہیں کھول رہا ہے۔

ہماری مالی مشکلات کا بوجھ کم کرنے کے لیے اس نے چاول کی پچھلی فصل اتنی زیادہ ہماری جھولیوں میں ڈالی ہے کہ سنبھالی نہیں جا رہی۔ اُدھر آلو کی فصل کا یہ حال ہے کہ بھاری اسٹاک پڑے میں اور ان کو محفوظ رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ وہ مزید رحم فرمائے تو گندم کے کھیت غلے کی بڑی مقدار لا رہے ہیں۔ بعید نہیں کہ کسی وقت یکایک تیل کا کوئی بڑا چشمہ اُمڈ پڑے۔

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔

بڑی قوتوں کی مداخلتِ بے جا سے تحفظ دلانے کے لیے خدا نے یہ کارسازی کی کہ امریکہ کو مصر اسرائیل سمجھوتے کی دلدل میں مہینوں پھنسائے رکھا، دوسری طرف روس کا بھارت اور حبشہ اور یمن میں دخل اس کے لیے ایک نیا چیلنج بن گیا۔ خود روس پر یہ گذری کہ ایک ٹانگ افغانستان کی چٹانوں میں پھنس گئی ہے اور دوسری ٹانگ چین ویت نام جنگ نے پکڑ رکھی۔

دوسری طرف ایران کے انقلاب نے جس کا اسلامی مزاج ہمارے انقلاب سے ہم آہنگ ہے، امریکہ کے ایک بڑے ایشیائی کیمپ کو ختم کر دیا ہے۔

ادھر پاک سعودی عرب تعلقات برادرانہ خطوط پر تیزی سے نشوونما پا رہے ہیں خلیجی ریاستوں کو بھی پاکستان سے گہرا ربط ہے۔ ترکیہ کے ساتھ ہمارے برادرانہ تعلقات پہلے سے ہیں اور آگے چل کر اُن میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

ایران اور سعودی عرب (خلیجی ریاستوں سمیت) سے پاکستان کے نئے اہم ترمعاہدات کا امکان بڑی طاقتوں کے پیش نظر ہے۔

اور چین سے ہمارے دیرینہ گہرے رابطے کسی کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہیں۔

یہ سارا نقشۂ احوال جس میں ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ بہت بڑی اور کثیر التعداد مخالفِ اسلام قوتوں کے ہوتے ہوئے احیائے اسلام کے بھرپور عملی کام کا آغاز حکومتی سطح سے کر سکیں محض تقدیراتِ الٰہی کا کرشمہ ہے اور یہ انعام ہے اسلام کی روح پر بڑھنے کی خواہش کا۔ اگر اسلام کے لیے ہمارا شعور اور ہمارے جذبے اور گہرے ہو جائیں اور ہم اپنے خیالات اور اعمال کو درست کر لیں تو پھر اس کی رحمتوں کی کوئی حد نہیں۔

---

(۲)

بنگلہ دیش میں کسی قدر نئی تکنیک سے تبلیغ عیسائیت کی مہم شروع ہے۔ اس بارے میں جو